یادِ رفتگان

محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خانؒ

اِک عہد جو تمام ہوا

مولانا عماد الدین عندلیب
اسلامک ریسرچ اسکالر الندوہ لائبریری، اسلام آباد

محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان مرحوم کا نام پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ وہ پاکستان کے معروف ایٹمی سائنس دان اور اس کے نامور ہیرو رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت سے نواز کر دُنیا بھر کی عالمی طاقتوں کے درمیان ایک نمایاں مقام و مرتبہ دلایا۔ بلاشبہ اُن کی ملکی وقومی اور ملی خدمات کو ہمیشہ سراہا جائے گا اور اُن خدمات سے ہم پاکستانی کبھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتے، بلکہ اُن کی خدمات کے سامنے ہماری گردنیں ہمیشہ جھکی رہیں گی۔

ڈاکٹر صاحب مؤرخہ ۲۷/اپریل ۱۹۳۶ء (اور سرکاری کاغذات کے مطابق یکم اپریل ۱۹۳۶ء) کو ہندوستان کی مشہور ریاست ''بھوپال'' میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عبدالغفور خان (ہیڈ ماسٹر سپرنٹنڈنٹ آف سکولز) اور والدہ کا نام زلیخا بیگم ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ۴ بھائی ہیں: عبدالرؤف خان (مرحوم) عبداللطیف خان، عبدالحفیظ خان، عبدالقیوم خان۔ ۲/بہنیں ہیں: ثریا بیگم، رضیہ بیگم۔ ۲/ بیٹیاں ہیں: دینا خان اور عائشہ خان۔

ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۴۸ء میں پرائمری کی تعلیم گنوری (Ginnori) بھوپال میں حاصل کی۔ ۱۹۵۰ء میں جہانگیریہ مڈل سکول بھوپال سے مڈل کیا۔ ۱۹۵۲ء میں حمیدیہ ہائی سکول بھوپال سے میٹرک کیا، اور پھر میٹرک کے فوراً بعد ۱۹۵۲ء ہی میں پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ ۱۹۶۰ء میں ڈے جے کالج کراچی (Dayaram jeth mal college karachi) سے بی ایس سی کیا۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک کراچی کے محکمہ وزارتِ پیمانہ جات (پیمائش واوزان) میں ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۳ء برلن مغربی جرمنی ٹیکنیکل یونیورسٹی سے میٹالرجیکل کا ڈپلومہ کیا، جہاں سے اسکالر شپ ملی اور وہیں رہنے لگے۔

اور نومبر ۲۰۰۸ء سے باقاعدہ کالم نگاری شروع کی اور روزنامہ جنگ میں ’’سحر ہونے تک‘‘ کے عنوان سے کالم لکھنے شروع کیے، جن کا پہلا مجموعہ مئی ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے بطورِ انجینئر اور سائنس دان ۲۰۰ کے قریب تحقیقی مقالے بین الاقوامی ریسرچ جرنلز میں چھپ چکے ہیں۔ انہوں نے میٹالرجی، ایڈوانسڈ میٹریلز فیز ٹرانسفارمیشن پر لکھی گئی کتابوں کی تدوین کی۔ ایریکن سوسائٹی آف میٹل کے وہ ممبر رہے۔ انہوں نے بین الاقوامی یونیورسٹیز میں ۱۰۰ سے زائد لیکچرز دیئے۔ انسٹیٹیوٹ آف میٹریلز لندن کے وہ ممبر رہے۔ کینیڈین انسٹیٹیوٹ آف میٹلز اور جاپان انسٹیٹیوٹ آف میٹلز کے بھی وہ ممبر رہے۔

ڈاکٹر صاحب (Kazakh National Academy Of Sciences) کے پہلے ایشیائی فیلو رہے۔ اسلامک اکیڈمی آف سائنسز کے منتخب فیلو رہے۔ کورین اکیڈمی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے آنریری ممبر رہے۔ بہت سی یونیورسٹیز کے بورڈ آف گورنرز کے رکن اور قائد اعظم یونیورسٹی کے سینڈیکیٹ کے ممبر رہے۔ سرسید یونیورسٹی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، ہمدرد یونیورسٹی، اور غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی ایگزیکٹو کمیٹی اور بورڈ آف گورنرز کے ممبر رہے۔ ڈاکٹر صاحب کو ملک بھر کے قومی اداروں اور تنظیموں کی جانب سے ۶۲ رگولڈ میڈلز اور ۳ رگولڈ کراؤنز (سونے کے تاج) پہنائے گئے۔

ڈاکٹر صاحبؒ گزشتہ چند ماہ سے علیل تھے تو ان کے بارے میں وقتاً فوقتاً دُشمنوں کی طرف سے ان کے انتقال کی جھوٹی خبریں سوشل میڈیا پر گردش کرتی نظر آتی رہیں، چنانچہ چند دن پہلے بھی جب اِس قسم کی جھوٹی خبر مشہور ہوئی تو اُس کے بارے میں خود ڈاکٹر صاحب نے اپنا ایک ویڈیو پیغام نشر کروایا، جس میں انہوں نے انتہائی دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ:

> ’’آپ یقیناً افواہیں سن سن کر پریشان ہوں گے، مجھے بھی کل سے بہت فون آرہے ہیں اور کچھ نمک حرام، احسان فراموش اور بے غیرت لوگ جو ہیں وہ میرے بارے میں بری بری خبریں لگاتے ہیں کہ جی بیمار ہوگیا اور یہ بھی لگایا کل کہ جی وہ فوت ہوگیا، ایسی کوئی بات نہیں، اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں، حیات ہوں اور ابھی کئی سال اللہ تعالیٰ مجھے ان شاء اللہ! ضرور زندہ رکھے گا، تاکہ اِن لوگوں کے دل جلاسکوں، باقی حالت سب ٹھیک ہے، آپ بے فکر رہیں۔ ایسی کوئی بات ہوئی تو ضرور ہمارے گھر سے یا ہماری بیگم کی طرف سے اس کا اعلان ہوگا۔ یہ اخبار ہے آج کا، آپ دیکھ لیں، میں نے یہ اخبار پکڑا ہوا ہے، اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ خبر جو میں دے رہا ہوں یہ آج کی ہے، تو آپ بے فکر رہیں بس مجھے دعا میں یاد رکھیے کہ اللہ پاک مجھے بھی اور آپ سب کو بھی حفظ و

امان میں رکھے، ہر شر سے محفوظ رکھے۔‘‘

اِس کے بعد ڈاکٹر صاحبؒ نے روزنامہ جنگ میں ’’کون کہتا ہے؟‘‘ کے عنوان سے ایک کالم میں لکھا کہ:

’’میں پچھلے دنوں اچانک سخت بیمار ہوگیا، دومرتبہ ویکسین لگوائے ہوئے تھا، مگر ایک رات اِس قدر طبیعت خراب ہوئی کہ تقریباً بے ہوش ہوگیا، رات کو فوراً K.R.L اسپتال لے جایا گیا، وہاں ڈاکٹروں نے حالت خطرناک بتلائی اور سابق سرجن جنرل پاکستان آرمی جنرل ریاض احمد چوہان (جو K.R.L کی میڈیکل سروسز کے بانی ہیں) نے فوراً آرمی سے رابطہ کیا۔ پاکستان ملٹری اسپتال کے ماہر جنرل ارشد نسیم فوراً آئے اور مشورے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ مجھے فوراً M.H میں ٹرانسفر کردیا جائے، رات ۲ بجے وہاں لے جایا گیا، پورا محکمہ حرکت میں آگیا۔ جنرل ارشد نسیم، کرنل کشور سجاد، ڈاکٹر ملک عباس، ڈاکٹر علی، میجر فرخ، نرسنگ اسٹاف، امیر حمزہ اور وسیم سجاد وغیرہ دن رات میری تیمارداری میں لگے رہے۔ جنرل ارشد نسیم نہایت قابل ماہر ڈاکٹر ہیں، خوب صورت، کام اور عمل میں ماہر، خوش مزاج ہیں۔ سب ہی مجھے دیکھنے کی خواہش کر رہے تھے، مگر جنرل ارشد نے سخت پابندی لگادی تھی۔ بیماری کی خبر عوام تک پہنچ گئی، مگر ایوانوں تک آج تک نہیں پہنچی۔ پورے ملک میں کروڑوں لوگوں نے میری صحت یابی کی دعا کی۔ کئی مرتبہ اگرچہ مجھے یہ احساس ہوا کہ میرا وقت پورا ہوگیا ہے۔ میں نے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دے کہ گناہ گار ہوں، خطاکار ہوں، کچھ توبہ استغفار کا وقت مل جائے اور چند فلاحی کاموں کی تکمیل بھی کرسکوں۔ اللہ تعالیٰ نے فریاد سن لی، نہ صرف میری بلکہ کروڑوں لوگوں کی دعائیں بھی سن لیں۔‘‘ (روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۴؍اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز سوموار)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کی اور اُن کے کروڑوں عقیدت مند عوام کی دعائیں ضرور سنی ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں چند دن کی زندگی مزید عطا فرمائی، اور اُنہیں توبہ و استغفار کرنے کا ضرور موقع دیا، جس سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ اِن چند گنے چنے ایام میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے کریم پروردگار کی بارگاہ میں حاضری دے کر اپنے لیے مغفرت و بخشش کا سامان ضرور کیا ہوگا:

سپردم بتو ’’مایۂ خویش‘‘ را
تو دانی حساب کم و بیش را

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....